نُور و بَشَر

مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت مُفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی

نور اللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

نور وبشر

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿اِستفسار﴾

از ہارون آباد

حضرت مولانا اُویسی صاحب مدظلہٗ

سلام مسنون!

ایک پمفلٹ روانہ ہے۔اُس کے چندسوالات ہمیں کھٹکتے ہیں آپ اُن کے جوابات لکھ کر بھیجئے۔

فقط و السلام

محمد اختر



تحصیل ہارون آباد، ضلع بہاول نگر

عزیزم محترم سلمہ ربہٗ

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

فقیر کومصروفیت ہے۔مختصر سے جوابات حاضر ہیں یاد رہے کہ پمفلٹ کی عبارت سوال کے طور اور فقیر کا لکھا ہوا جواب نیچے ملاحظہ ہو۔

فقط و السلام

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان



سوال: یہ بات مسلمانوں کو پریشان کئے ہوئے ہے کہ آیا پیغمبرﷺ نور تھے یا بشر؟

جواب: مسلمان کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ کیونکہ مسلمان کو تو اطمینان ہے کہ حضور سرورِ عالمﷺ جامۂ بشریت میں تشریف لائے ہیں اور آپﷺ کی حقیقت نور ہے۔ باقی رہی پریشانی تو البتہ منافق حضور اقدسﷺ کے زمانہ میں بھی پریشان تھے کہ حضورﷺ کیا ہیں اور اب بھی ایسے لوگوں کے ذہنوں میں وہی نشہ ہے اسی لئے پریشان ہیں۔ اُنہیں کہہ دو کہ تمہیں یہ پریشانی آج تھوڑی ہے کل قبر میں اور پھر میدانِ محشر میں اور بڑھ جائیگی۔

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّی مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف، آیت ۷۱)

ترجمہ: میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں۔

غیر مقلد وہابی حضورﷺ کو حیات النبی نہیں مانتے۔ اس کا ثبوت اُن کی بڑی کتابوں میں ملتا ہے۔ دو ورقہ پمفلٹ میں اسی لئے لکھا کہ آیا پیغمبرﷺ نور تھے یا بشر یعنی زمانۂ ماضی بعید میں تھے اب (معاذ اللہ) نہ ہیں، نہ فیصلہ ہوسکتا ہے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اھلسنت کا عقیدہ: یہ ہے کہ حضورﷺ اب بھی ویسے زندہ ہیں جیسے چودہ سو سال پہلے۔ اسی لئے ہم پڑھتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضورﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

غیر مقلدین کہتے ہوں گے محمد رسول اللہﷺ اللہ کے رسول تھے تبھی تو لکھا کہ نور تھے یا بشر۔

سوال: تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ حضورﷺ مخلوق میں لاشریک ہیں اور بعد از خدا آپﷺ ہی بزرگ ہیں۔ آپﷺ کا یہ مقام عالی مقرر ہو چکا۔ اب اگر آپﷺ نور ہیں تو اس سے آپﷺ کا درجہ مبارک بڑھ نہیں سکتا اور اگر آپﷺ بشر ہیں تو آپﷺ کی شان اقدس گھٹ نہیں سکتی لہٰذا اب دیکھا جائے کہ فی الوقعۃ آپﷺ ہیں کیا"۔

جواب: (۱) مخالفین کے اتنا حواس باختہ ہیں۔ درودِﷺ کے لئے، ادھر تو کہتے ہیں بدعت ہے کیونکہ حضورﷺ سے صرف درودِ ابراہیمی ثابت ہے اور بس اور ادھر خود اس بدعت [1] کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(۲) حضورﷺ بمعنی حاضر۔ لیکن اُن کے اس عقیدہ پر کہ جو بھی حضورﷺ کو حاضر مانے یا لکھے وہ پکا مشرک۔ اُس کی عورت نکاح سے خارج۔ اب خود اپنے رسالوں میں تقریروں میں کہتے ہیں یہ فتویٰ بفضلہٖ تعالیٰ اب اُن پر ہی موزوں ہے

---

[1] ہمارے نزدیک یہ بدعت حسنہ ہے فلہٰذا ہمارے نزدیک حضورﷺ کو حضور کہنا جائز ہے۔ یعنی بدعت حسنہ جو ہمارے نزدیک جائز ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک اُس کا ارتکاب جہنم میں جانا ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "کراہت صلعم فضیلت ﷺ"

کیونکہ بلاسوچے نبی پاک ﷺ کو حاضر کہنے اور لکھنے لگ گئے اور ہم تو بفضلہٖ تعالیٰ بڑے زوردار دلائل سے اپنے نبی پاک ﷺ کو حاضر وناظر مانتے ہیں۔تحقیق کے لئے فقیر کی کتاب ”تسکین الخواطر فی تحقیق الحاضر و الناظر“ کا مطالعہ کیجئے۔

(۳) حضور ﷺ کو حضور کہنا بدعت ہے۔غیر مقلدین حضور ﷺ کو حضور کہہ کر اور لکھ کر اپنے بدعتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں اور کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ کُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّار [۲] کے تحت جہنم کے ایندھن ہوئے۔

(۴) حضور ﷺ کے لئے پورے درود لکھنے کے بجائے (صہ) لکھنا محرومی ہے۔حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے علاوہ متعدد فقہاء ومحدثین نے ایسے ہی لکھا ہے۔

نورانیت کا ثبوت: ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کو بے مثل بشر مانتے ہیں اور نور۔چند ایک دلائل آپ ﷺ کی نورانیت کے متعلق ملاحظہ ہوں: قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (پارہ ٦،سورۃ المآئدۃ،آیت ۱۵)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (پارہ ٦،سورۃ النساء،آیت ۱۷۴)

ترجمہ: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

ہر دو آیتوں میں نُوْرٌ، بُرْهَانٌ ، نُوْرٌ مُّبِیْنٌ سے مراد جملہ مفسرین کے متفقہ اقوال کی روشنی میں سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ ستودہ (سراہا ہوا،جس کی تعریف کی جائے) صفات مراد ہے جو ایک ایماندار،سلیم الطبع اور صاحب فہم ودانش کے اعتماد ویقین کے لئے کافی ہے مگر جن کے دلوں میں شکوک وشبہات کے لاتعداد گندے کیڑے پیدا ہو گئے ہیں اُن کے حق میں دلیل و برہان کا دفتر بھی ناکافی ہے۔

چنانچہ ان واضح قرآنی بیانات کے باوجود بھی کتنے جاہلوں نے نورانیت مصطفیٰ ﷺ کا کھلے لفظوں میں انکار کر دیا اور اب تک اپنی اسی بدعقیدگی اور گندی ذہنیت پر قائم ہیں۔

احادیث شریف: امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور امام بخاری وامام مسلم کے اُستاذ الاستاذ حافظ الحدیث احد الاعلام ابو بکر بن صوام نے اپنی تصنیف میں حضرت

---

[۲] یہ حدیث ”کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“ شریف حلیۃ الاولیاء،حدیث:۲۲۰،شعب الایمان،حدیث:۷۱۱۰،سنن ابن ماجہ،حدیث:۴۲ اور دیگر بہت سی حدیث کی کُتب میں موجود ہے۔

یہ مکمل الفاظ تخریج کی بہت سی کُتب جیسے جامع الاصول،حدیث:۳۹۷۴،الترغیب والترھیب،حدیث:۴۷۵ وغیرہ میں موجود ہے۔

(کنزالعمال،حرف الفاء،کتب الفرائض من قسم الأقوال،الفصل الثانی: فیمن لا وارث لہ،الجزء۱۱،الصفحۃ۱۰،الحدیث ۳۰۴۰۵،مؤسسۃ الرسالۃ)

سیدنا وابن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِی سَنَدِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِلَفْظِ قَالَ :قَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی، أَخْبِرْنِی عَنْ أَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ :يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيكَ مِنْ نُورِهِ، فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّیٌّ، وَلَا إِنْسِیٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّوْرَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ :فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِيْ :اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ :الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ :حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيْ :الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ :بَاقِي الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ :السَّمٰوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِيْ :الْأَرَضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ :الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ثم قسم الرابع أربعة أجزاء فخلق من الأول نور أبصار المؤمنين، ومن الثانی نور قلوبهم وهی المعرفة باللّٰه، ومن الثالث نور أنسهم وهو التوحيد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ [۳]

یعنی حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔ فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا، دورہ کرتا رہا۔ اُس وقت لوح وقلم، جنت ودوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اُس نور کے چار حصّے بنائے پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔ پہلے سے ملائکہ حاملانِ عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کئے، چوتھے حصے کو مزید چار حصّوں میں تقسیم کیا پہلے سے آسمان بنائے، دوسرے سے زمینیں بنائیں، تیسرے سے جنت ودوزخ بنائے گئے، چوتھے کو مزید چار حصّوں میں تقسیم کیا پہلے سے وہ طاقت بنائی جس سے مومن دیکھتے ہیں، دوسرے سے معرفتِ الٰہی، تیسرے سے مؤمنین کی زبان کا نور بنایا تا کہ وہ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) پڑھ سکیں۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کیا اور بہت کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے مثلاً دلائل

---

[۳] (المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الأول، تشریف اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء ۱، الصفحہ ۴۸، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ)

(کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الواو، الجزء ۱، الصفحہ ۲۶۵، الحدیث ۸۲۷، مکتبۃ القدسی، القاہرۃ)

النبوۃ ،ابو نعیم ، مدارج النبوۃ ، خصائصِ کبریٰ وغیرہ۔

(۲)مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے: **قدقال الاشعری انه تعالیٰ نورلیس کالانوار والروح النبوۃ القدسیة لمعة من نورہٖ و الملائکتهٗ شررتلک الانوار قال ﷺ اول ماخلق اللہ نوری من نوری خلق کل شیءٍ وغیرہ مما فی معناہ.** ۴

یعنی امام اجل سیدنا ابوالحسن اشعری قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نور ہے مگر اور نوروں کی طرح نہیں اور نبی ﷺ کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔

اقوالِ علمائے ربانی: (۱) مولانا عبدالحق محدث دہلوی مدارجِ النبوۃ میں فرماتے ہیں: انبیاء مخلوق انداز اسمائے ذاتیہ حق واولیاء از اسمائے صفاتیہ وبقیہ کائنات از صفات فعلیہ وسید رسل مخلو ق است از ذات حق وظہور حق دروے بالذات است ۵

فائدہ: لیکن ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی ہرگز ہرگز نہیں ہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی کا کل حصہ یا کل ذات نبی ہوگیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک و منزہ ہے۔ حضور ﷺ کو خواہ کسی شئے کو جز ذاتِ الٰہی، خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل تو اللہ عزوجل و رسول ﷺ جانیں۔ عالم میں ذاتِ رسول ﷺ کو تو کوئی پہچانتا نہیں جس پر حدیث **یاابابکر لم یعرفنی حقیقةٍ غیر ربی**۔ مطالع المسرات شاہد ہے۔

بلاتشبیہ وتمثیل یوں سمجھ لیجئے کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل آئینہ پر تجلی کی جس سے آئینہ چمک اُٹھا اور اُس کے نور سے دیگر آئینے ، پانیوں کے ، چشمے اور ہوائیں وغیرہ روشن وتابناک ہوگئیں۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پر توآں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

یعنی اس گھر میں ایک چراغ ہے اس کی روشنی سے ہر جگہ رونق ہے۔

---

۴ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، صفحہ نمبر ۲۶۵، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

۵ (مدارج النبوۃ تکملہ درصفات کاملہ، جلد ۲، صفحہ ۶۰۹، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

سوال: اگر کوئی شخص اپنی کج فہمی ونادانی کا ثبوت دیتا ہوا کہے کہ تمام عالم نورِ محمدی ﷺ سے بغیر اُس کی تقسیم کے کس طرح بنا؟

جواب: تو اُس کا جواب اس طرح دیا جائے گا کہ وہ نور بالذات منقسم نہیں ہوا بلکہ اُس کی شعاعیں منقسم ہوئی ہیں جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے۔ جیسے ایک چراغ کی لَو سے ہزاروں چراغ جل اُٹھیں۔ جس سے نہ تو ذاتِ آفتاب میں کچھ فرق آیا اور نہ عین چراغ میں۔[٦]

خالق کل الوریٰ ربک لا غیرہ

نورک کل الوریٰ غیرک لم ،لیس، لن

یعنی کل کائنات کا رب، تیرا رب ہے نہ کہ اس کا غیر، تیرا نور ہی کل کائنات ہے اور تیرے سوالم، لیس، لن۔

(۲) امام اجل محمد بوصیری قدس سرہٗ اُم القریٰ میں عرض کرتے ہیں کہ انبیاء حضور ﷺ کی سی ترقی کیونکر کریں۔ اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں مقابلہ نہ کیا۔ انبیاء حضور ﷺ کے کمالاتِ عالیہ میں حضور ﷺ کے ہمسر نہ ہوئے۔ حضور ﷺ کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور ﷺ تک پہنچنے سے روک دیا۔ وہ تو حضور ﷺ کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی دکھاتا ہے۔

(۳) مطالع المسرات شریف میں ہے: اسمہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم محی حیٰوۃ جمیع الکون بہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فھو روحہ وحیٰوتہ وسبب وجودہٖ وبقائہٖ۔[۷]

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے، زندہ فرمانے والے، اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور ﷺ سے ہے تو حضور ﷺ تمام عالم کی جان وزندگی اور اس کے وجود وبقاء کے سبب ہیں۔

غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی ذاتِ پاک کو اپنی ذاتِ کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلاواسطہ ہمارے حضور ﷺ ہیں باقی سب اُن کے عکس وظہور ہیں۔

(۴) حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تو اصل وجود آمدی از نخست وگر ہرچہ موجود شد فرع توست

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نورھا پرتو نور اُوست

---

٦ (بساتین الغفر ان منظومہ نونیۃ فی مدح سید الانبیاء، صفحہ ۲۲۳، رضا دار الاشاعت لاہور)

۷ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، صفحہ ۹۹، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

اسی طرح تمام اسلاف کا عقیدہ ہے لیکن وہابیت خود بزرگوں کے طریقے کو غلط کہتی ہے پھر اُس کا علاج کیا؟

سوال: اگر یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئے گا کہ آپ ﷺ غیر مخلوق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور غیر مخلوق ہے۔ یہ بات اسلامی عقائد کے خلاف ہے اور کسی مسلمان کو اس سے انکار نہیں کہ حضور ﷺ اللہ کے بغیر خلق (بہترین خلق) اور اس کے عبد اور بندے ہیں۔

جواب: اگر مگر کی ایسی لاعلاج بیماری ہے جسے چمٹ جائے پھر وہ جہنم میں پہونچنے کے بعد بھی اس خبط سے باز نہیں آتا۔ چنانچہ شیطان لعین کو دیکھئے کہ اُس نے کہا کہ آدم علیہ السلام اگر خلیفہ ہیں تو مٹی سے کیوں بنے ہیں؟ اب بھی انکاری ہے پھر جب جہنم میں پہونچے گا تو بھی اسی عقیدہ پر جما رہے گا۔ اسی طرح یہی بیماری آج کل کے لوگوں کی ہے کہ وہ ہر وقت اسی خبط میں ہیں اگر حضور ﷺ نور خدا تھے تو کھاتے پیتے کیوں رہے، اگر نور تھے تو نکاح کیوں کئے، اگر نور تھے تو بچے کیوں جنے، اگر..........اگر..........اگر..........اگر..........اگر..........

کچھ یہی بیماری اسی سوال میں ہے کہ اگر حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئیگا کہ آپ ﷺ غیر مخلوق ہیں۔ نامعلوم یہ لازمہ حضور ﷺ کے لئے یا دوسری اشیاء کے لئے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ (پارہ ۲۳، سورۃ ص، آیت ۷۲)

ترجمہ: اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا: اَلۡقٰہَاۤ اِلٰی مَرۡیَمَ وَ رُوۡحٌ مِّنۡہُ (پارہ ۶، سورۃ النساء، آیت ۱۷۱)

ترجمہ: کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح ۔

کیا یہ لوگ حضرت آدم و حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی روح نہیں مانتے۔ مانتے ہیں تو کیا حضرات بھی غیر مخلوق ہیں (معاذ اللہ) اگر کوئی جواب دے کہ یہ اضافت تو تشریفی ہے (یعنی فقط شرف دینے کے لئے) تو ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے بھی اضافت تشریفی مان لو تو کیا حرج ہے تا کہ مسند عبدالرزاق والی حدیث پر عمل ہو جائے اور دنیا میں جھگڑا برپا نہ ہو۔ لیکن ایسا ماننا اُن کے لئے موت ہے اور سانپ کھا جائے ان کو اگر اضافت تشریفی مانیں۔ باقی ذاتی نور ہونا متشابہات سے ہے اور متشابہات احکام میں عقل کو دخل نہیں بنایا جاتا۔

سوال: اگر یہ مانا جائے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو اُس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ اللہ سے پیدا ہوئے اور اُس کے جزو ہیں۔ یہ بعینہ وہی عقیدہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائی رکھتے ہیں جس کی تردید

قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے: لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (پارہ۳۰،سورۃ الاخلاص،آیت۳)

ترجمہ: نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

جواب: وہی پرانی بات کہ اگر یہ ہوگا تو وہ ہوگا۔ کس لحاظ سے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور ماننے سے حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے پیدا ہونے کا شبہ ہوسکتا ہے۔ یہ طرز عیسائیوں سے آپ حضرات نے سیکھی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اس لئے تمہارا قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح ہیں۔ کَمَا قَالَ رُوْحٌ مِّنْهُ (پارہ۶،سورۃ النساء،آیت۱۷۱)﴿**ترجمہ**: ایک روح تو۔﴾ یہ شبہ اُس وقت پیدا ہوسکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے انوار کو قابلِ انقسام مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو منزہ و پاک ہے۔ نور کے جمیع اقسام تو اس طرح قابلِ تقسیم نہیں ہیں مثلاً علم نور ہے لیکن اس میں انقسام کا کیا معنی۔ روشنی نور کی ایک قسم ہے لیکن اس میں انقسام کا وہم ہی نہیں۔ سورج دنیا پر ضیاء پاشیاں فرمارہا ہے لیکن اُس کے نور کی کوئی بھی تقسیم نہیں ہوئی اور نہ ہی اُس کی تقسیم کا کوئی قائل ہے البتہ جب کسی مخالف کو اپنی گمراہی پھیلانی ہوتی ہے تو وہ کوئی نہ کوئی غلط سہارا لے کر عوام کو بہکاتا ہے جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جُز بنانے پر آیت وَ رُوْحٌ مِّنْهُ کا سہارا لیا عیسائی تو ہیں ہی عیسائی۔ مجھے اُن لوگوں پر حیرانی ہے کہ عیسائیوں کی تقلید میں اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے ایک ایسا بہتان تراشا جس پر نہ خدا کا خوف کیا اور نہ اپنی بدنامی سے ڈرے۔

لطیفہ: جب ہم شروع شروع میں بہاول پور آئے تو ایک عظیم الشان جلسہ کروایا جو نہایت کامیاب ہوا۔ دوسرے سال اسی طرح کا اجتماع ہونے والا تھا۔ عزیزم مولانا گل محمد اُویسی صاحب منظوری لینے گئے تو ایس پی صاحب نے فرمایا کہ مولانا تم عیسائیوں جیسا عقیدہ رکھتے ہو اور یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے فلہٰذا جلسہ کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا حیران ہوگئے۔ ایس پی صاحب سے پوچھا، جناب عیسائیوں والا عقیدہ کیسے؟ ایس پی صاحب نے فرمایا: کل پرسوں بہاول پور کے علماء کا وفد مجھے ملا اور کہا یہ جلسہ کرانیوالے لوگ حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ کے نور کا جُز مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا جُز مانتے ہیں۔

مولانا گل محمد اُویسی صاحب نے ایس پی صاحب کو حضور ﷺ کی نورانیت کا مفہوم سمجھایا اپنے عقائد بتائے اور مخالفین کی چالاکی و عیاری کی روائیداد سنائی تو ایس پی صاحب نے فرمایا یہی عقیدہ تو ہمارا ہے۔

مولانا گل محمد اُویسی صاحب نے فرمایا جناب! یہ لوگ جو آپ کے پاس آئے تھے یہ ہمارے مخالف ہیں۔ ان کا کام یہی

ہے کہ وہ ہمارے اُوپر غلط الزام تراشیں اورعوام کوہم سے بدظن کریں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پارہ ۱۵،سورۃ الاسراء،آیت ۹۳)

ترجمہ: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔

جواب: یہ اعتراض ان لوگوں نے مرزائیوں سے سیکھا ہے یا یوں کہو کہ مرزائیوں نے ان سے سیکھا ہے کیونکہ جب یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تو ہمارے جیسے ہیں پھر مرزائیوں نے کہا کہ جب وہ ہمارے جیسے ہیں تو پھر نبوت صرف اُن تک محدود کیوں۔ وہ بھی بشر ہم بھی بشر، وہ بھی نبی اور ہم بھی نبی۔

یہ جملہ ایک آیت کا ٹکڑا ہے۔سالم آیت یوں ہے: اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پارہ ۱۵،سورۃ الاسراء،آیت ۹۳)

ترجمہ: یا تمہارے لئے سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں۔تم فرماؤ: پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔

دراصل یہ آیت کفار کے ایک غلط عقیدے کی تردید میں نازل ہوئی ہے جس کی طرف شانِ نزول میں اشارہ کیا گیا ہے۔

سوال: حضور ﷺ کا ارشادِ ہے: اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ [۸]

یعنی میں بشر ہوں مجھے غصہ بھی بشر کی طرح آتا ہے۔

جواب: حضور سرورِ عالم ﷺ معلم حکمت بن کر تشریف لائے ہیں ہر مسئلہ عملی طور پر خود کر کے سمجھایا۔یہ حدیث بھی تواضع وانکسار کے باب سے ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی اُمت کو سمجھایا کہ دیکھئے کہ میرے سے باوجودیکہ خدائی اُمور سرزد ہوئے لیکن خبردار نہ مجھے خدا سمجھو اور نہ ہی خدا کا بیٹا بلکہ ایک بندۂ خدا سمجھو۔یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کی اُمت نے معمولی معجزے دیکھ کر اُن کو خدا کا بیٹا کہہ دیا۔لیکن حضور ﷺ نے بڑے کمالات و معجزات دکھلائے لیکن اُمت کو کبھی جرأت نہیں ہوئی کہ حضور ﷺ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہے وہ صرف اسی وجہ سے کہ حضور ﷺ

---

[۸] (صحیح مسلم،کتاب البر والصلۃ،باب من لعنہ النبی ﷺ ولیس ھو اھلاً لذالک،جلد۴،۲۰۰۸،حدیث ۹۱-(۲۶۰۱)،داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ے تفصیل فقیر کی تصنیف ''شانِ نزول والا قرآن مجید'' مترجم میں ہے۔

ہر وقت تواضع وانکسار کا اظہار فرماتے رہے اور دل ودماغ میں عبدیت کا تصور بٹھا دیا۔

(۲) ہم حضور ﷺ کی بشریت کا انکار کرنے والے ہوتے تو پھر ہمارے لئے یہ حدیث مخالف ہوتی جب ہم حضور ﷺ کی بشریت کے قائل ہیں پھر اعتراض کیسا۔ البتہ آپ ﷺ کی بشریت اپنی جیسی بشریت نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بشریت نوری مانتے ہیں۔

سوال: بہارِ شریعت میں لکھا ہے نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہیں۔

عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت۔

(جلداول ،عقائد متعلقہ نبوت ،صفحہ ۱۰)

بہارِ شریعت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کی مصدقہ ہے اور بریلوی مذہب کی نہایت معتبر کتاب ہے۔ بریلوی مذہب کے مایہ ناز عالم مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی اپنی کتاب جاء الحق میں لکھتے ہیں:

الا ان محمد ابشر لا کالبشر	بل هو یاقوت بین الحجر
محمد (ﷺ) بشر ہیں عام بشر نہیں	یاقوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں

مفتی صاحب نے نہایت عمدہ فیصلہ فرمادیا ہے اسی پر ہم ختم کرتے ہیں۔

جواب: سائل ہمارے اکابر کی عبارات پیش کرکے اپنی جہالت ثابت کررہا ہے۔ ان غریبوں کو تا حال معلوم نہیں ہوسکا کہ ہم اہل سنت اللہ کے پیارے رسول اکرم ﷺ کو بشر مانتے ہیں لیکن اپنے جیسا نہیں اور حق یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے اس عقیدہ کو جانتے ہیں لیکن عوام میں انتشار پھیلانے کی غرض سے ایسے ہی لکھا اور کہہ دیا کرتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو ایک جسم والا معبود ہے کیونکہ جیسے ہمارے ہاتھ ہیں وہ بھی تو اپنے ہاتھوں کا ثبوت دیتا ہے۔ بَلۡ یَدٰہُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ (پارہ۶،سورۃ المآئدۃ،آیت۶۴)

ترجمہ: بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

اورفرمایا: یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ (پارہ۲۶،سورۃ الفتح،آیت۱۰)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور اُس کے پاؤں بھی ہیں۔ یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ (پارہ ۲۹، سورۃ القلم، آیت ۴۲)

ترجمہ: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی۔ (جس کے معنی ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔)

ظاہر ہے کہ پنڈلی پاؤں کی ہوتی ہے اور پاؤں بھی دو ہوں ورنہ لنگڑا پن ثابت ہوتا ہے اور یہ عیب ہے اور فرمایا:

وَّ یَبۡقٰی وَجۡهُ رَبِّکَ ذُوالۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ (پارہ ۲۷، سورۃ الرحمٰن، آیت ۲۷)

ترجمہ: اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

کُلُّ شَیۡءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۸۸)

ترجمہ: ہر چیز فانی ہے سوا اس کے چہرے کے۔ (ہر چیز فانی ہے سوا اس کے ذات کے۔)

وغیرہ وغیرہ احادیث ہیں تو اللہ کے جسم کے متعلق واضح الفاظ پائے جاتے ہیں۔ ان آیات و احادیث کو لے کر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جیسا ہے تو بتاؤ اُس کو یہی جواب دیا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہمارے اعضاء جیسے نہیں بلکہ اُس کی شان کے لائق جیسا کہ وہ ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بشریت بھی اُن کی شان کے لائق ہے۔ ہم اُن کے متعلق کیا کھوج لگا سکتے ہیں اور نہ ہی ہم اس معاملہ میں مامور من اللہ ہیں۔

ہمیں حضور ﷺ کے ادب کا حکم ہے بلکہ جس بات میں حضور ﷺ کی بے ادبی و گستاخی کا شائبہ ہو اُس سے بچنا لازمی ہے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔ مزید ابحاث فقیر کے رسالہ ''حقیقت نور و بشر'' میں ہیں۔

فقیر نے مخالفین کے سوالات کے جوابات سے فراغت پائی تو معاً یہ مضمون ذہن میں اُترا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی بے مثل بشریت اور نوری حقیقت کی سب سے بڑی اور بہتر اور اعلیٰ دلیل ''آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا'' ہے اسی لئے رسالہ کے آخر میں تتمہ لگا کر چند حوالہ جات سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذوقِ ایمانی میں اضافہ اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

نفی سایہ رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) قال عثمان رضی اللّٰہ تعالی عنه ان اللّٰہ ما اوقع ظلک علی الارض لئلایضع انسان قدمه علی ذلک الظل (تفسیرِ نفسی) [۹]

یعنی امیر المؤمنین حضرت عثمان ذالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ

[۹] (تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل للنسفی، سورۃ النور، الآیۃ ۱۲، الجزء ۲، الصفحۃ ۴۹۲، دار الکلم الطیب، بیروت)

کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ ، وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ ، وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ السِّرَاجِ

(زرقانی ،جلد ۲، صفحه ۲۲۰) [۱۰]

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ ﷺ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کا نور سورج کے نور پر غالب آتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کا نور چراغ کے نور پر غالب آ جاتا۔

(۳) عن ذکوان ان رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یریٰ له ظل فی شمس ولا قمر

(خصائص کبریٰ جلد ۱، صفحه ٦٨ ۔امام جلال الدین سیوطی) [۱۱]

یعنی حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک تاجدارِ مدینہ ﷺ کا سایہ نہ سورج میں ہوتا تھا اور نہ چاند میں۔ (یعنی سورج اور چاند کی روشنی ہوتی)

علماءِ کرام کی عبارات: (۱) لان ظل شخصه الشریف کان لایظهر فی شمس ولا قمر لئلا یوطأ بالاقدام. (سیرۃِ حلبیہ شریف) [۱۲]

یعنی بے شک تاجدار مدینہ ﷺ کے وجودِ پاک کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں، نہ چاند کی چاندنی میں ظاہر ہوتا تا کہ اس پر کسی کے پاؤں نہ آئیں۔

(۲) وَمَا ذُكِرَ مِنْ أَنَّهُ كَانَ لَا ظِلَّ شَخْصَهُ فِيْ شَمْسٍ ، وَلَا قَمَرٍ ، لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا . (شفاء شریف) [۱۳]

یعنی اور آپ کی نبوت کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے وجودِ پاک کا سایہ نہ تھا، نہ دھوپ میں اور نہ چاند کی چاندنی میں کیونکہ آپ ﷺ نور ہیں اور ہر نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(۳) ازخصوصیا تیکه آنحضرت ﷺ رابدن مبارک واده بودند آن بود که سایه ایشان برزمین نمی افتاد. (تفسیرعزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دهلوی)

یعنی حضور ﷺ کے خصائص میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے بدن شریف کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

---

[۱۰] (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ، المقصد الثالث، الفصل الاول، جلد۴، صفحہ ۲۲۰، دارالمعرفۃ، بیروت)

[۱۱] (الخصائص الکبریٰ بحوالہ الحکیم الترمذی باب الآیۃ فی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یریٰ لہ ظل، جلد۱، صفحہ ۶۸، مرکز اہلسنت گجرات ہند)

[۱۲] (السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وسلم، غزوۃ بنی المصطلق، جلد۲، صفحہ ۴۱۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[۱۳] (شفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الرابع، فصل ومن ذلک ماظهر من الآیات عند مولدہ الخ، الجزء۱، الصفحۃ ۳۶۸، دارالفکر، بیروت)

او صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سایہ نبود درعالم شہادت سایہ ہرشخص از شخص لطیف تر است وچوں لطیف ترازدے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم درعالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد (دفتر سوم مکتوب صفحہ۱۰۰،مجدد الف ثانی قدس سرہٗ) [14]

یعنی سرکارِ دو عالم ﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ ہر شخص کا سایہ اُس کے وجود سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب کہ حضور ﷺ کے وجود شریف سے کوئی چیز دنیا میں زیادہ لطیف نہیں تو پھر آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ کیسے ہوتا۔

(۵) شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں: ونمی افتا د آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت و نجاست است۔

یعنی حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ وہ نجاست وکثافت کی جگہ ہے۔

مخالفین اہلسنت: بتواتر ثابت شد کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم عالی سایہ نہ داشتند (امدادالسلوك ، الصفحة٦٨) [15]

یعنی بتواتر ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

مفتی دیوبندی کا فتویٰ: الخصائص الکبریٰ میں حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ نے مستقل ایک باب باندھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا زمین پر اور آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔

پوری عبارت کتاب کی ذیل میں درج ہے جو استدلال کے لئے کافی ووافی ہے۔

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر [16]

یعنی حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ نظر نہ آتا تھا دھوپ میں نہ چاندنی میں۔

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خصائص کبرٰی شریف میں ابن سبع سے یہ روایت نقل فرمائی:

قال ابن سبع من خصائصہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان ظلہ کان لا یقع علی الارض لانہ کان

---

[14] (مکتوبات امام ربانی، جلد۳، صفحہ۱۴۷، مطبوعہ نولکشور، لکھنوء)

[15] (امدادالسلوک، صفحہ۸۵تا۸۶، مطبوعہ بلالی دخانی پریس، ساڈھورہ)

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اگست ۱۹۵۸ء، صفحہ۱۵)

[16] (الخصائص الکبرٰی بحوالہ الحکیم الترمذی باب الآیۃ فی انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لم یکن یرٰی لہ ظل، جلد۱، صفحہ۶۸، مرکز اہلسنت گجرات ہند)

نورا اذا مشی فی الشمس اولقمر لا ینظرله ظل قال بعضھم ویشھدله حدیث قوله صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و دعائه فاجعلنی نورا [۱۷]

یعنی ابن سبع نے کہا کہ یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ سرکار کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ نور تھے، آفتاب و ماہتاب کی روشنی میں جب چلتے تھے تو سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ بعض ائمہ نے کہا ہے کہ اس واقعہ پر حضور کی وہ حدیث شاہد ہے جس میں حضور کی یہ دعاء منقول ہے کہ پروردگار مجھے نور بنادے۔

اور اسی سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اسی کے ہم معتقد ہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۷،۱۲،۷۷ھ، دفتری ۳۹۸۶، ۳۸ ۔ [۱۸]

فیصلہ کن بات: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر مخالفین کے اپنے اکابر کہہ رہے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا ادھر چند گنتی کے ضدی ملّا کہہ رہے ہیں کہ سایہ تھا۔ منصف مزاج سوچے کہ ایک طرف چمگاڈر بولے، دوسری طرف ساری خدائی تو بات کس کی حق ہوگی۔ یہاں یہی بات ہے کہ اسلام کے بہت بڑے اساطین (بڑے اور معتمد لوگ) فرماتے ہیں کہ سایہ نہ تھا مثلاً حافظ رزین محدث و علامہ ابن سبع صاحب ِ شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ وامام عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ و علامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابوالفرح ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء و علامہ شہاب الحق الدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواھب لدنیه و منح محمدیه وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواھب وشیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وجناب شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی و بحر العلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی وشیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب

دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیان علم کو ان کی شاگردی کے اور ان کے کلام سمجھنے کی لیاقت نہیں وہ خلفاً عن سلف ہمیشہ سے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے لیکن یہ نہ مانوں کے مریض ضد میں ہوں تو ان کا کیا علاج۔

سربستہ راز: یہ ضد اُس وقت شروع ہوئی جب وہابی تحریک سے متاثر ہو کر ان کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھ دیا

---

[۱۷] (الخصائص الکبریٰ بحوالہ الحکیم الترمذی باب الآیۃ فی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یری لہ ظل، جلد۱، صفحہ ۶۸، مرکز اہلسنت گجرات ہند)

[۱۸] (ماہنامہ تجلی دیوبند مجموعہ فروری مارچ ۹ھ صفحہ ۱۱، کالم ۳، سطر ۱۸)

کہ حضورﷺ ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ایسے جیسے گاؤں کا چوہدری اور بس وہ ہماری طرح بشر ہیں فرق یہ ہے کہ وہ نبی ہیں ہم نہیں۔ اب آسمان نیچے آجائے زمین اُوپر تو بھی نہیں مانیں گے ورنہ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں اور نہ ہی نورانیت وبشریت کا اجتماع ممتنع ہے جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی اور دوسرے انسانوں کی صورت میں بارہا بارگاہ حضورﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے حضور میں حاضر ہوئے۔ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اور حضورﷺ کے وصال کے وقت بشری صورت میں تھے ایسے ہی قرآن وحدیث میں بے شمار واقعات موجود ہیں کہ فرشتے نور ہوکر بشری لباس میں آئے۔

بشریت سے پہلے: بشریت وآدمیت وانسانیت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا ان سے پہلے لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا (پارہ۲۹، سورۃ دھر، آیت ۱) ﴿**ترجمہ:** کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔﴾ لیکن حضور سرورِ عالمﷺ حقیقت محمدیہ کے ساتھ نہ صرف موجود بلکہ بوصفِ نبوت موصوف تھے تو یقیناً آپﷺ نور تھے لیکن بشریت میں تشریف لائے تو آپﷺ کی بشریت بھی حق ہے لیکن عارضی نہ کہ حقیقی۔ (روح البیان پارہ ۱۶، سورۂ مریم)

مسلم عقیدہ: تمام مخلوق سے حضور سرورِ عالمﷺ پہلے پیدا ہوئے نہ کہ عرش وکرسی اور عقل وغیرہ اس لئے کہ آپﷺ کا ہی لقب رحمۃ للعالمین ہے اور عالمین میں عرش، کرسی، عقل وغیرہ سب ہی شامل ہیں تو وہ بھی حضورﷺ کی رحمت کے محتاج ہیں اور محتاج بعد کو ہوتا ہے۔ محتاج الیہ پہلے اس سے ثابت ہوا کہ آپﷺ تمام عالم سے پہلے ہیں تو اُس وقت نور تھے اسی لئے ہم آپﷺ کی حقیقت نور مانتے اور شکل بشری بھی مانتے ہیں لیکن عارضی نہ حقیقی۔

دعائے نور: بخاری و مسلم وغیرہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرورِ عالمﷺ سے ایک دعائے منقول جس کا خلاصہ یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا، وَفِی بَصَرِی نورًا، وَفِی سَمْعِی نُورًا، وَفِی عَصَبِی نُورًا، وَفِی لَحْمِی نُورًا، وَفِی دَمِی نورًا، وَفِی شَعَرِی نُورًا، وَفِی بَشَرِی نورًا، وَعَنْ یَمِینِی نُورًا، وَعَنْ شِمَالِی نُورًا، وَعَنْأَمَامِی نُورًا، وَخَلْفِی نُورًا، وَفَوْقِی نُورًا، وَتَحْتِی نُورًا، وَاجْعَلْنِی نُورًا [19]

یعنی اے اللہ میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت پوست وخون اور استخواں اور میرے زیر وزبر اور بالا وپس وپیش اور چپ وراست اور ہر عضو میں نور رہ مجھے نور کردے۔

فائدہ: علامہ عینی شارح بخاری ودیگر آئمہ نے فرمایا حضورﷺ کی ہر دعا مستجاب ہوئی اور من جملہ یہ دعا قبول ہوئی تو

---

[19] (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء، جلد۲، صفحہ۹۳۵، قدیمی کتب خانہ کراچی)
(صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب صلوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی)
(جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب منہ، جلد۲، صفحہ۱۷۸، امین کمپنی دہلی)

آپ ﷺ کو نور یعنی آپ ﷺ کی بشریت کو بھی نوری ماننا چاہیے۔

بشریت کیا ہے؟ گوشت پوست، خون وغیرہ اور پیدائش سے لے کر مرتے دم تک غلاظت و کثافت اور بدبو اور مارا اور نجس لیکن یہ عوارض حضور ﷺ میں توبہ توبہ۔ آپ ﷺ پیدائش سے لے کر تا وصال بلکہ بعد وصال خوشبو ہی خوشبو آپ ﷺ کو جو ہاتھ لگائے وہ بھی معطر و معتبر آپ ﷺ کا بول و براز سے لے کر پسینہ اور خون مبارک تک معطر و معتبر اور طیب و طاہر بلکہ جسے یہ چیزیں نصیب ہوں وہ نہ صرف پاک بلکہ تا زندگی تندرست اور مرنے کے بعد سیدھا بہشت میں۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپ ﷺ کی بشریت ایسی لطیف کہ تمام ملکوتیوں، قدسیوں کی لطافت کی انتہا تو آپ ﷺ کی لطافت کی ابتداء یعنی کسی لطیف سے لطیف تر شئے کو آپ ﷺ کی لطافت سے معمولی نسبت بھی نہیں اور اسی لطافت کے پیش نظر ہم آپ ﷺ کی بشریت کو بھی نوری مانتے ہیں۔ اس کے باوجود کثافت وغلاظت بھرا کوئی انسان کہے کہ حضور ﷺ ہمارے جیسے بشر ہیں تو اس پر حیف اور صد حیف ہے۔ ؎

نور کیا ہے؟: کسی نے یہ سمجھ رکھا ہو کہ نور صرف روشنی کا نام ہے تو غلط ہے بلکہ نور ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کی بے شمار انواع ہیں اور حضور ﷺ ان تمام حقائق کے جامع ہیں اور وہی ظاہری روشنی والا نور بھی آپ ﷺ تھے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں: (۱) ابن عباس نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا نور چراغ وخورشید پر غالب آتا۔

فائدہ: غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں حضور ﷺ کے سامنے پھیکی پڑ جاتیں جیسے چراغ پیش مہتاب یا یکسرنا پدید و کالعدم ہوجاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔ (نفی الفئی) [۲۰]

(۲) اُنہوں نے فرمایا کہ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِىَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ [۲۱]

یعنی جب حضور ﷺ کلام فرماتے تو دندانِ مبارک سے نور چھنتا نظر آتا۔

(۳) حضرت ہند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ يتلألؤ وجهه تلألؤ القمر ليلا البدر اقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله اشم انور المتجرد.

یعنی حضور ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا، بلند بینی تھی اور اس پر نور کا بقعہ متجلی رہتا کہ آدمی خیال نہ

؎ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب ''فضلاتِ رسول'' میں پڑھیے۔ اُویسی غفرلہٗ

[۲۰] (ھدی الحیر ان فی نفی الفئی عن سید الاکوان بحوالہ فتاوٰی رضویہ، کتاب فضائل وخصائص، جلد ۳۰، صفحہ ۷۰۶ تا ۷۱۰، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

[۲۱] (سنن الدارمی، کتاب المقدمۃ، باب فی حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء ۱، الصفحۃ ۶۹، الحدیث ۵۹، موقع وزارۃ الأوقاف المصریۃ)

(المعجم الأوسط للطبرانی، باب الألف، باب من اسمہ أحمد، الجزء ۲، الصفحۃ ۲۷۷، الحدیث ۷۷۸، موقع جامع الحدیث)

کرے تو ناک اس روشن نور کے سبب بہت اُونچی معلوم ہو۔ کپڑوں سے باہر جو بدن تھا یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ نہایت روشن وتابندہ تھا۔ صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی کل عضو من جسمہ الانوار الاعطر وبارک وسلم (اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور معطر کے ہر عضو پر درود وسلام اور برکت نازل فرمائے۔) ۲۲

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ ۲۳

یعنی گویا آفتاب ان کے چہرہ میں رواں تھا۔

اور فرماتے ہیں: وَإِذَا ضَحِکَ یَتَلَأْلَأُ فِی الْجُدُرِ ۲۴

یعنی جب حضور ﷺ تبسم فرماتے تو دیواریں روشن ہوجاتیں۔

(۵) ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: لَوْ رَأَیْتَہٗ ، رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً ۲۵

یعنی اگر تو انہیں دیکھتا تو ضرور کہتا کہ آفتاب طلوع کررہا ہے۔

(۶) ابوقرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں: وَرَأَیْنَا کَأَنَّ النُّوْرَ یَخْرُجُ مِنْ فِیْہِ ۲۶

یعنی ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے دہانِ پاک سے۔

(۷) احادیث کثیرہ میں ہے کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے ان کی روشنی سے بصرہ اور روم وشام کے محل روشن ہوگئے۔

(۸) روایات میں ہے: أَضَاءَ لَہٗ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ والْمَغْرِبِ ۲۷

یعنی شرق سے غرق تک منور ہوگیا۔

اور بعض میں ہے: امتلأت الدنیا کلھا نوراً ۲۸

یعنی تمام دنیا نور سے بھرگئی۔

(۹) آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں: رأیت نور اساطعا من رأسہ قد بلغ السماء ۲۹

---

۲۲ (شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صفحہ۲، امین کمپنی دہلی)

۲۳ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الثانی فصل ان قلت اکرمک اللہ، جلد۱، صفحہ۳۴۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

۲۴ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الثانی فصل ان قلت اکرمک اللہ، جلد۱، صفحہ۴۴۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

۲۵ (المواھب اللدنیۃ عن ربیع بنت معوذ المقصد الثالث الفصل الاول، جلد۲، صفحہ۱۲۲۳، المکتب الاسلامی بیروت)

۲۶ (مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب علامات النبوۃ باب صفۃ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۸، صفحہ۲۸۰، دارالکتاب بیروت)

۲۷ (المواھب اللدنیۃ المقصد الاول احادیث اخری فی المولد، جلد۱، صفحہ۳۱۳۰، المکتب الاسلامی بیروت)

۲۸ (الخصائص الکبریٰ باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات الخ، جلد۱، صفحہ۴۷، مرکز اہلسنت گجرات ہند)

۲۹ (الخصائص الکبریٰ باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات الخ، جلد۱، صفحہ۴۹، مرکز اہلسنت گجرات ہند)

یعنی میں نے اِن کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا کہ آسمان تک پہنچا۔

(۱۰) اِبنِ عسا کر نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی میں کپڑا سیتی تھی۔ سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ رُخِ مبارک کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی یعنی مل گئی۔

(۱۱) علامہ فاسی مطالع المسرات علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں:

كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يضىء البيت المظلم من نوره [۳۰]

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ مبارک سے خانۂ تاریک روشن ہو جاتا۔

فائده : حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسی نور بھی تھے اور ہدایت کے بھی لیکن

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسی نور ہیں'' کا مطالعہ کیجئے۔

فقط و السلام

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

بہاولپور۔ پاکستان

☆......☆......☆

[۳۰] (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، صفحہ ۳۹۳، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)